|  |  |  |
| --- | --- | --- |
| دار الافتاء  جامعہ مدنیہ  بلاک آئی،شمالی ناظم آباد،کراچی |  | **DARUL IFTA**  **JAMIA MADNIAH**  BLOCK I,NORTH NAZIM ABAD  KARACHI |

فتوی نمبر : 144701010171

محترم امام صاحب!

1۔کیا لے پالک بچی کا خالو اس کا محرم ہوتا ہے؟

2۔کسی بھی مجبوری کی صورت میں یہ خالو لے پالک بچی کی ولدیت میں حقیقی والد کی جگہ اپنا نام لکھ سکتا ہے؟

3۔نکاح نامے میں یہ شخص لے پالک بچی کی ولدیت میں اپنا نام لکھ سکتا ہے ؟

4۔یہ لے پالک میاں بیوی کہہ رہے ہیں کہ ہم نے معلوم کرلیا ہے کہ نکاح کے وقت لڑکی کے حقیقی والد کا نام پکارا جائے گا اور نکاح نامہ پر خالو جان کا نام لکھیں گے نکاح ہوجائے گا،جب یہ نکاح نامہ کسی کو دکھائیں گے تو کیا پہلے منہ سے پکاریں گے فلاں بن فلاں حقیقی باپ ہے پھر نکاح نامہ پڑھیں گے۔

5۔مزید یہ کہ اس بارے میں کیا حکم ہے کہ اس احسان کے بدلے میں جو سگی بہن نے کیا کہ اپنی اولاد دے دی اس لینے والی بہن نے اپنی سگی بہن سے لا تعلقی کا اعلان کردیا اور کہا کہ میں ان کے حقیقی ماں باپ کو شادی میں نہیں بلاؤں گی،جب پوچھا گیا کہ ان کا کیا قصور ہے وضاحت کریں تو بولیں ہماری مرضی۔

6۔لڑکی نے کہا ہے کہ میں اپنے حقیقی باپ کو اپنا باپ نہیں مانتی ،میرا سگا باپ لےپالک باپ ہے،اور مجھے اپنی حقیقی باپ کی جائیداد سے کچھ نہیں چاہیے۔

مستفتی:سلیم

03332139783

**الجواب حامدًا ومصلیاً**

1۔ بچی کا خالو نامحرم ہوتا ہے اس سے پردہ کرنا ضروری ہےاس کے علاوہ اگر کوئی اور رشتہ بنتا ہو تو اس کی تفصیل بتا کر پوچھ لیں۔

بقیہ سوالات کے جواب سے پہلے یہ سمجھ لیں کہ شریعتِ مطہرہ میں لے پالک اور منہ بولے بیٹےیا بیٹی کی حیثیت حقیقی اولاد کی طرح نہیں ہے، اور کسی کو منہ بولا بیٹایا بیٹی بنانے سے وہ حقیقی بیٹایابیٹی نہیں بن جاتےاور نہ ہی اس پر حقیقی اولاد والے احکام جاری ہوتے ہیں، البتہ گود لینے والے کو بچے کی پرورش، تعلیم وتربیت اور اسے ادب واخلاق سکھانے کا ثواب ملتا ہے، جاہلیت کے زمانہ میں یہ دستور تھا کہ لوگ لے پالک اور منہ بولی اولاد کو حقیقی اولاد کا درجہ دیتے تھے ، لیکن اسلام نے اس تصور ورواج کو ختم کرکے یہ اعلان کردیا کہ منہ بولی اولاد حقیقی اولاد نہیں ہوسکتی اور لے پالک اور منہ بولی اولاد کو ان کے اصل والد کی طرف منسوب کرنا ضروری ہے، جب رسولﷺ نے زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنا ”متبنیٰ“ (منہ بولا بیٹا) بنایا اور لوگ ان کو ”زید بن محمد“ پکارنے لگے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں:

{وَمَا جَعَلَ أَدْعِيَاءَكُمْ أَبْنَاءَكُمْ ذَلِكُمْ قَوْلُكُمْ بِأَفْوَاهِكُمْ وَاللَّهُ يَقُولُ الْحَقَّ وَهُوَ يَهْدِي السَّبِيلَ ادْعُوهُمْ لِآبَائِهِمْ هُوَ أَقْسَطُ عِنْدَ اللَّهِ فَإِنْ لَمْ تَعْلَمُوا اٰبَاءَهُمْ فَإِخْوَانُكُمْ فِي الدِّينِ وَمَوَالِيكُمْ وَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ فِيمَا أَخْطَأْتُمْ بِهِ وَلَكِنْ مَا تَعَمَّدَتْ قُلُوبُكُمْ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا } [الأحزاب: 4، 5]

ترجمہ: اور تمہارے منہ بولے بیٹوں کو تمہارا (سچ مچ کا) بیٹا نہیں بنادیا یہ صرف تمہارے منہ سے کہنے کی بات ہے اور اللہ حق بات فرماتا ہے اور وہی سیدھا راستہ بتلاتا ہے ، تم ان کو ان کے باپوں کی طرف منسوب کیا کرو یہ اللہ کے نزدیک راستی کی بات ہے اور اگر تم ان کے باپوں کو نہ جانتے ہو تو وہ تمہارے دین کے بھائی ہیں اور تمہارے دوست ہیں اور تم کو اس میں جو بھول چوک ہوجاوے تو اس سے تم پر کچھ گناہ نہ ہوگا، لیکن ہاں دل سے ارادہ کر کے کرو (تو اس پر مؤاخذہ ہوگا)، اور اللہ تعالیٰ غفور رحیم ہے۔ (از بیان القرآن)

اس آیت کے نازل ہونے کے بعد صحابہ کرام حضرت زید رضی اللہ تعالی عنہ کو ان کے والد کی طرف منسوب کرکے ”زید بن حارثہ“ کے نام سے پکارنے لگے۔

اس سے معلوم ہوا کہ بچے گود لینے سے حقیقی بیٹایا بیٹی نہیں بنتے، نہ ہی ان پرحقیقی بچوں والے احکامات جاری ہوتے ہیں، البتہ اگر کوئی شخص کسی بچے کو لے کر اس غرض سے اپنے پاس رکھے کہ میں اس کی تربیت وپروش کروں گا، اور اسے بیٹے کی طرح رکھوں گا، اوراس کے اخراجات ومصارف اٹھاؤں گا، اور اس کے حقیقی والد سے اس کی نسبت منقطع نہ کرے تو یہ جائز ہے۔

2،3۔ لہذا کسی کے لیے اپنے بہن کی بیٹی کو گود لینا اور اس کی پرورش کرنا جائز ہے، لیکن چونکہ وہ حقیقی اولاد نہیں ہوگی، اس لیے اس کو اس کے حقیقی والد کے نام ہی کے ساتھ پکارا جائے، سرکاری دستاویزات، نکاح کے وقت اور تعلیمی ریکارڈ میں اس کی ولدیت میں گود لینے والے کا نام بطور والد درج کرانا حرام اور ناجائز ہے، ہاں گود لینے والا شخص بطورِ سرپرست اس بچے کو اپنا نام دے سکتا ہے،اگر غلطی سےیا لا علمی میں لے پالک بچی کی ولدیت میں حقیقی والد کی جگہ خالو نے اپنا نام لکھوا لیاجو کہ جا ئز نہیں تواس پر توبہ استغفار کریں اور جلد از جلد کاغذات میں حقیقی والد کے نام کا اندراج کروائیں۔

4۔ نکاح کے درست ہونے کے لیے ضروری ہے کہ جس عورت سے شادی ہورہی ہے وہ متعین اور معلوم ہو، اس کے لیے لڑکی کا نام مع ولدیت کے بولا اور لکھا جاتا ہے، لہذا اگر لڑکی خود نکاح کے وقت موجود تھی اوراس کی طرف اشارہ بھی کیا گیاالبتہ لڑکی کی ولدیت میں حقیقی باپ کی جگہ لے پالک باپ کا نام بولا اور لکھا گیا تو نکاح درست ہےلیکن اس کے باوجودحقیقی والد کی جگہ کسی اور کا نام ظاہر کرنا کبیرہ گناہ ہے، اس سے توبہ کرنا اور اس کی تصحیح کرنا لازم ہے، اگرلڑکی خود نکاح کے وقت موجودنہیں تھی اور لڑکی کی ولدیت میں حقیقی باپ کی جگہ لے پالک باپ کا نام بولا اور لکھا گیا تو نکاح درست نہیں ہوا۔

لما فی الدر المختار وحاشية ابن عابدين:

"(غلط وكيلها بالنكاح في اسم أبيها بغير حضورها لم يصح)؛ للجهالة وكذا لو غلط في اسم بنته إلا إذا كانت حاضرةً وأشار إليها فيصحّ.

(قوله: لم يصح)؛ لأن الغائبة يشترط ذكر اسمها واسم أبيها وجدها، وتقدم أنه إذا عرفها الشهود يكفي ذكر اسمها فقط خلافاً لابن الفضل، وعند الخصاف يكفي مطلقاً، والظاهر أنه في مسألتنا لا يصح عند الكل؛ لأن ذكر الاسم وحده لا يصرفها عن المراد إلى غيره، بخلاف ذكر الاسم منسوباً إلى أب آخر، فإن فاطمة بنت أحمد لا تصدق على فاطمة بنت محمد، تأمل، وكذا يقال فيما لو غلط في اسمها." (قوله:  إلا إذا كانت حاضرةً الخ ) راجع إلى المسألتين أي فإنها لو كانت مشارًا إليها و غلط في اسم أبيها أو اسمها لايضرّ؛ لأنّ تعريف الإشارة الحسية أقوى من التسمية لما في التسمية من الاشتراك لعارض فتلغو التسمية عندها، كما لو قال: اقتديت بزيد هذا، فإذا هو عمرو؛ فإنه يصحّ."

(ج3،ص26،ط سعید،کراتشی)

5۔ کسی کی نیکی، احسان یا بھلائی کا اعتراف نہ کرنا یا اس کا شکریہ ادا نہ کرنا ایک ناپسندیدہ عمل ہے ،احسان فراموشی کو ایک بری صفت شمار کیا جاتا ہے اور اس سے معاشرتی تعلقات میں بگاڑ پیدا ہوتا ہےجس کے لیے اسلامی تعلیمات میں سخت وعید ہے۔

4813۔عَنْ [جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ](https://www.islamicurdubooks.com/hadith/rawy-details.php?rawyid=2069)، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أُعْطِيَ عَطَاءً فَوَجَدَ فَلْيَجْزِ بِهِ، فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيُثْنِ بِهِ، فَمَنْ أَثْنَى بِهِ فَقَدْ شَكَرَهُ وَمَنْ كَتَمَهُ فَقَدْ كَفَرَهُ (رواہ ابوداؤد)

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس کو کوئی چیز دی جائے پھر وہ بھی(دینے کے لیے کچھ)پا ئے تو چاہیے کہ اس کا بدلہ دے، اور اگر بدلہ کے لیے کچھ نہ پائے تو اس کی تعریف کرے، اس لیے کہ جس نے اس کی تعریف کی تو گویا اس نے اس کا شکر ادا کر دیا، اور جس نے چھپایا(احسان کو)تو اس نے اس کی ناشکری کی۔

1954۔عَنْ [أَبِي هُرَيْرَةَ](https://islamicurdubooks.com/hadith/rawy-details.php?rawyid=4396)، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " مَنْ لَا يَشْكُرُ النَّاسَ لَا يَشْكُرِ اللَّهَ "(رواہ الترمذی)

ابوہریرہ رضی الله عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو لوگوں کا شکر یہ ادا نہ کرے وہ اللہ کا شکر ادا نہیں کرے گا“

لہذا ایک بہن کا اپنی سگی بہن سے اعلان لا تعلقی احسان فراموشی اور قطع تعلقی ناجائز اور گناہ ہےجس سے توبہ اور استغفار لازم ہے۔

حدیث مبارک میں ہے:

"عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ حَاسَبَهُ اللهُ حِسَابًا يَسِيرًا وَأَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِهِ، قَالُوا: لِمَنْ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: تُعْطِي مَنْ حَرَمَكَ، وَتَعْفُو عَمَّنْ ظَلَمَكَ، وَتَصِلُ مَنْ قَطَعَكَ. قَالَ: فَإِذَا فَعَلْتُ ذَلِكَ، فَمَا لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: أَنْ تُحَاسَبَ حِسَابًا يَسِيرًا وَيُدْخِلَكَ اللهُ الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِهِ". (المستدرک علی الصحیحین للحاکم :3912(

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:تین صفات ایسی ہیں کہ وہ جس شخص میں بھی ہوں اللہ تعالی اس سے آسان حساب لے گا اوراسے اپنی رحمت سے جنت میں داخل فرمائے گا ۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا : یا رسول اللہ ! کن(صفات والوں ) کو؟ آپﷺنے فرمایا: جو تجھے محروم کرے تو اسے عطا کر،جو تُجھ پر ظلم کرے تو اسے معاف کر،اور جو تجھ سے (رشتہ داری اور تعلق) توڑے تو اس سے جوڑ۔ صحابی رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ!اگر میں یہ کام کر لوں تو مجھے کیا ملے گا؟ آپﷺ نے فرمایا: تجھ سے حساب آسان لیا جائے گا اور تجھےا للہ تعالی اپنی رحمت سے جنت میں داخل فرما دے گا۔

اِس کے برخلاف رشتہ ناطہ کو توڑدینا اور رشتہ داری کا پاس ولحاظ نہ کرنا اللہ کے نزدیک حد درجہ مبغوض ہے۔ نبی اکرم ﷺنے اِرشاد فرمایا:

" میدانِ محشر میں رحم (جو رشتہ داری کی بنیاد ہے) عرشِ خداوندی پکڑکر یہ کہے گا کہ جس نے مجھے (دُنیا میں) جوڑے رکھا آج اللہ تعالیٰ بھی اُسے جوڑے گا (یعنی اُس کے ساتھ انعام وکرم کا معاملہ ہوگا) اور جس نے مجھے (دُنیا میں) کاٹا آج اللہ تعالیٰ بھی اُسے کاٹ کر رکھ دے گا (یعنی اُس کو عذاب ہوگا)"۔

(بخاری:5989، مسلم:2555(

نیز احادیث سے یہ بھی ثابت ہے کہ دُنیا میں بالخصوص دو گناہ ایسے شدید تر ہیں جن کی سزا نہ صرف یہ کہ آخرت میں ہوگی، بلکہ دُنیا میں بھی پیشگی سزا کا ہونا بجا ہے: ایک ظلم، دُوسرے قطع رحمی۔

(ابن ماجہ:4211، ترمذی:2511(

6۔ لڑکی کا یہ کہنا" کہ میں اپنے حقیقی باپ کو اپنا باپ نہیں مانتی ،میرا سگا باپ لےپالک باپ ہے"اس کہنے سے اس کے حقیقی باپ سے رشتہ ختم نہیں ہوگا اورنہ لے پالک باپ اس کا باپ بنے گے ،نسب کے تبدیل کرنے کا اختیارشریعت نے کسی کو نہیں دیا اور اپنے نسب کو اپنے حقیقی باپ سے منقطع کرکے کسی دوسرےکی طرف منسوب کرنا سخت گناہ کبیرہ اورحرام ہے اور احادیث مبارکہ میں اس پر سخت وعیدیں آئی ہیں لہٰذا اس سے توبہ استغفار کرنی چاہیے۔

لما فی ریاض الصالحین:

1/1802-عَنْ سَعْدِ بن أَبي وقَّاصٍ أنَّ النبيَّﷺقالَ: مَن ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أبِيهِ وَهُوَ يَعْلَمُ أنَّهُ غَيْرُ أبِيهِ فَالجَنَّةُ عَلَيهِ حَرامٌ. متفقٌ عليهِ".

ترجمہ: رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے : جس شخص نے اپنے والد کے علاوہ کسی دوسرے شخص کو جانتے ہوئے اپنا والد قرار دیا تو اس پر جنت حرام ہے۔

"2/1803- وعن أبي هُريْرَة عَن النَّبيِّﷺقَالَ: لاَ تَرْغَبُوا عَنْ آبَائِكُمْ، فَمَنْ رَغِبَ عَنْ أبيهِ فَهُوَ كُفْرٌ. متفقٌ عليه".

ترجمہ: رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: اپنے والد سے بے رغبتی و اعراض مت کرو ؛ اس لیے کہ جو شخص اپنے والد سے اعراض (اپنے آپ کو کسی اور کی طرف منسوب) کرے گا تو یہ کفر ہے۔

"3/1804- وَعَنْ يزيدَ شريكِ بن طارقٍ قالَ: رَأَيْتُ عَلِيًّا عَلى المِنْبَرِ يَخْطُبُ، فَسَمِعْتهُ يَقُولُ: ... وَمَنِ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أبيهِ، أَوْ انتَمَى إِلَى غَيْرِ مَوَاليهِ، فَعلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّه وَالملائِكَةِ وَالنَّاسِ أجْمَعِينَ، لا يقْبَلُ اللَّه مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامةِ صَرْفًا وَلا عَدْلًا. متفقٌ عليه".

ترجمہ: حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں : جو شخص اپنے والد کو چھوڑ کر کسی اور کو اپنا والد قرار دے گا یا غیر کی طرف منسوب کرے گا تو اس پر اللہ، فرشتوں اور سب لوگوں کی لعنت ہو، روز قیامت اللہ اس کی مالی عبادات قبول نہیں کرے گا۔

"4/1805- وَعَنْ أَبي ذَرٍّ أنَّهُ سَمِعَ رسولَ اللَّهﷺيَقُولُ: لَيْسَ منْ رَجُلٍ ادَّعَى لِغَيْر أبيهِ وَهُوَ يَعْلَمُهُ إلاَّ كَفَرَ، وَمَنِ ادَّعَى مَا لَيْسَ لهُ، فَلَيْسَ مِنَّا، وَليَتَبوَّأُ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّار، وَمَنْ دَعَا رَجُلًا بِالْكُفْرِ، أوْ قالَ: عدُوَّ اللَّه، وَلَيْسَ كَذلكَ إلاَّ حَارَ عَلَيْهِ. متفقٌ عليهِ. وَهَذَا لفْظُ روايةِ مُسْلِمِ".

ترجمہ: رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے : جانتے ہوئے کسی اور کے بارے میں والد ہونے کا دعوی کسی نے کیا تو اس نے کفر کیا ۔۔۔الحدیث۔

(باب تحریم انتساب الانسان الیٰ غیر ابیہ و وتولیہ الی غیر موالیہ،ص398،ط لدھیانوی،کراتشی)

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

کتبہ:محمد عباس غفر اللہ لہ ولوالدیہ

جامعہ مدنیہ،بلاک آئی،شمالی ناظم آباد،کراچی

03/01/1447ھ

29/06/2025ش



03/01/1447ھ

29/06/2025ش